آم کی پیداواری ٹیکنالوجی

found.

آم کی کاشت

پھلوں میں آم کو غذائیت اور لذت کے لحاظ سے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔اسی بناء پر اس کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔یہ پھل پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً انڈیا، چین، تھائی لینڈ، میکسیکو، انڈونیشیا اور برازیل وغیرہ میں بھی کاشت ہوتا ہے۔مگر پاکستانی آم اپنے مخصوص ذائقہ کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہے۔اس پھل میں وٹامن سی اور اے وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔پاکستان میں پھلوں کی پیداوار میں آم کو امتیازی مقام حاصل ہے اور اسکی برآمد سے بھی کافی زرمبادلہ کمایا جارہا ہے۔

پاکستان میں اس وقت تقریباً 4 لاکھ 21 ہزار ایکڑ رقبہ پر آم کے باغات ہیں اور مجموعی پیداوار تقریباً 17 لاکھ ٹن ہے۔ہمارے ہاں آم کی اوسط پیداوار تقریباً 109 من فی ایکڑ ہے۔جس میں گذشتہ کچھ سالوں سے ٹھہراؤ آ گیا ہے۔اس کی کئی وجوہات ہیں مگر باغات پر تجربات اور مشاہدات سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ اگر مناسب اقسام کی کاشت، حسب ضرورت آبپاشی، بروقت غذائی اجزاء کی فراہمی، شاخ تراشی، مناسب اور بروقت تحفظ نباتات جیسے بنیادی کاشتی امور پر عمل کیا جائے تو باغات کی فی ایکڑ پیداوار میں نہ صرف اضافہ کی کافی گنجائش ہے بلکہ پھل کی کوالٹی کو مزید عمدہ بنا کر آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔اس کتابچہ میں ان عوامل کا ذکر کیا جائے گا جن کو اپنا کر اگر باغات کی درست نگہداشت کی جائے تو آم کی پیداوار اور معیار میں بہتری لا کر آمدن میں یقیناً اِضافہ کیا جاسکتا ہے۔

زمین کا انتخاب

آم کلراٹھی اور ریتلی زمینوں کے علاوہ تمام اقسام کی زمینوں میں کاشت کیا جاسکتا ہے مگر بہتر پیداوار کے لیے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہت اچھا ہو مناسب ہے۔آم کی جڑیں تقریباً 15 سے 20 فٹ گہرائی تک جاتی ہیں مگر 5 سے 7 فٹ گہرائی انتہائی اہم ہے۔تاہم خوراکی اجزاء حاصل کرنے کے لیے جڑوں کا زیادہ موثر نظام صرف اوپر والی 2 فٹ زمین میں موجود ہوتا ہے۔لہذا باغ لگانے سے قبل کھیت میں مختلف گہرائیوں سے مٹی کے نمونے لے کر ان کا لیبارٹری میں تجزیہ ضرور کروانا چاہیے۔بہتر ہے کہ ایسی زمین کا انتخاب کیا جائے جہاں تقریباً 6 فٹ کی گہرائی تک ریت کنکر یا سخت تہہ نہ ہو۔ایسی زمینوں پر جدید پیداواری ٹیکنالوجی کو اختیار کرتے ہوئے بہت اچھی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے مگر روائتی کاشتکاری سے ان زمینوں سے آم کی اچھی پیداوار حاصل کرنا مشکل ہے۔

داغ بیل

آم کا باغ لگانے کے دوطریقے رائج ہیں۔مربع نما اور مستطیل نما۔مگر مربع نما طریقہ زیادہ مقبول ہے۔اس طریقہ میں پودے مربع کے کونوں پر لگائے جاتے ہیں اور پودوں اور لائنوں کا درمیانی فاصلہ برابر ہوتا ہے۔جس سے پودوں کے درمیان زیادہ جگہ ہونے کی وجہ سے باغ میں ہل چلانا آسان ہے علاوہ ازیں دیگر کاشتی امور بھی سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔تاہم اگر باقاعدگی سے کٹائی کی جائے تو مستطیل طریقہ سے فی ایکڑ پودوں کی تعداد بہتر بنا کر پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ میں مشرق سے مغرب کی طرف زیادہ فاصلہ جبکہ شمال وجنوب کی طرف کم رکھا جاتا ہے۔آج کل دنیا بھر میں مختلف پھلدار پودوں کی فی ایکڑ زیادہ تعداد کا رواج بہت مقبول ہو رہا ہے۔اس طرح نہ صرف فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ پھل کی کوالٹی اور پیداواری اخراجات بھی بہت کم ہو جاتے ہیں۔اس لئے سفارش کی جاتی ہے کہ آم کے باغات لگانے کے لیے پودوں کی فی ایکڑ تعداد زیادہ رکھی جائے یعنی 15X15 جس سے ایکڑ میں 194 پودے آتے ہیں۔

پودے لگانا

آم کے پودے موسم بہار یعنی فروری، مارچ اور موسم خزاں یعنی ستمبر، اکتوبر میں لگائے جاتے ہیں۔موسم بہار میں لگائے گئے پودے زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔موسم بہار میں نئی پھوٹ شروع ہونے سے قبل اور موسم خزاں میں آخر موسم میں پودے لگانا زیادہ بہتر ہے۔باغ کی داغ بیل کا کام پودے لگانے سے دو ماہ قبل مکمل کر لینا چاہیے۔پودوں کی جگہ کی نشاندہی کرنے کے بعد 3X3X3 فٹ کے گڑھے پلانٹنگ بورڈ رکھ کر گڑھے کے آگے اور پیچھے نشان لگا کر کھودے جائیں۔گڑھے کھودتے وقت اوپر کی ایک فٹ مٹی کی تہہ ایک طرف علیحدہ رکھ لیں اور بقیہ نچلی دو فٹ والی مٹی کھیت میں بکھیر دیں اس کے بعد 7 سے 10 دن تک گڑھوں کو کھلا رکھا جائے تاکہ دھوپ لگنے سے نقصان دہ کیڑے اور جراثیم مر جائیں پھر اوپر والی ایک فٹ مٹی، ایک حصہ بھل اور ایک حصہ گلی سڑی گوبر کی کھاد کو آپس میں اچھی طرح ملا کر گڑھا بھر دیا جائے۔گڑھوں کو بھرتے وقت اُن کی سطح کو زمین سے 3 سے 4 انچ اوپر رکھا جائے تاکہ پانی لگانے کے بعد گڑھا زمین کی سطح سے نیچے نہ ہو جائے۔وتر آنے پر گڑھوں کے درمیان میں پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودے لگا دیں اور پودے کے اردگرد والی مٹی کو اچھی طرح دبا دیں۔وتر آنے پر دراڑوں کو کھرپہ سے گوڈی کر کے بند کر دیں۔اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دیسی سٹاک پر پیوند شدہ صحیح اقسام کے صحت مند، مناسب عمر اور قد کے پودے منتخب کیے جائیں۔درمیانے قد کے پودوں کا انتخاب زیادہ بہتر ہے۔کیونکہ بڑے پودوں کے سوکھنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔پیوند کے بعد پودے کی عمر 1 - $1\frac{1}{2}$ سال ہونی چاہیے۔آم کی کاشت کے لیے مختلف اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے 30 سے 40 فٹ کا فاصلہ رکھا جاتا ہے۔اس طرح ایک ایکڑ میں 27 سے 48 پودے لگائے جاتے ہیں۔ہمیشہ ایک سے زیادہ اقسام کاشت کریں اور ہر قسم کو الگ الگ پلاٹ میں لگائیں۔لیکن آج کل فی ایکڑ زیادہ پودے لگانے کا رجحان چل پڑا ہے اس لئے اس کو مدنظر رکھا جائے۔

آم کی سفارش کردہ اقسام

پاکستان میں آم کی ایک سو سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں جن میں پچاس اقسام ایسی ہیں جو عمومی طور پر زیادہ کاشت ہوتی ہیں۔لیکن ان میں سے بھی چند اقسام ایسی ہیں جو مارکیٹ میں خاص مقام رکھتی ہیں اور ان کا پھل اچھی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔لہذا آپ اپنے باغات کے لیے مختلف اقسام کا انتخاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اقسام تک محدود رہیں۔

☆ دوسہری	☆ یکتا	☆ سینسیشن
☆ مالدہ	☆ سندھڑی	☆ چونسہ
☆ لنگڑا	☆ انور رٹول	☆ ثمر بہشت (چونسہ)
☆ فجری	☆ چونسہ سفید (لیٹ)	☆ رٹول نمبر 12

مخلوط (Hybrid) اقسام: ایم آر ایس۔عالیشان، ایم آر ایس۔روحان، ایم آر ایس۔حسان اور رائل وائٹ۔

کھادوں کا متناسب استعمال

کھادوں کے استعمال سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے زمین کا تجزیہ کروانا ضروری ہے تاکہ طبعی وکیمیائی خواص کی روشنی میں غذائی ضروریات کا پتہ لگایا جا سکے۔اس مقصد کے لیے آپ محکمہ زراعت کی ضلع کی سطح پر قائم لیبارٹریوں سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔کھادوں کی مقدار کا انحصار پودوں کی عمر، پودے کا قد زمین کی زرخیزی، پیداواری ہدف اور آب وہوا پر ہوتا ہے۔پھل دار پودوں کو دوسری فصلوں کی نسبت خوراک کی زیادہ مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔زمین اور پانی کے تجزیہ کی لیبارٹری میں آم کے باغات کے مخصوص علاقوں میں مٹی کے جو نمونہ جات ٹیسٹ کیے جاتے ہیں ان کے نتائج سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ باغات کی تقریباً 100 فیصد زمینوں میں نائٹروجن اور 95 فیصد میں فاسفورس کی کمی ہے۔جبکہ 50 فیصد زمینوں میں پوٹاش درمیانی سطح یا کم مقدار میں ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ زمین کی صحت اور طاقت بحال رکھنے کے لیے متناسب کھاد ڈالی جائے اور کاشتکاروں کو یہ سوچ بدلنی چاہیے کہ باغات میں کم کھاد ڈالنے سے وہ مسلسل اچھی پیداوار لے سکیں گے۔نیز جن باغات میں اجزائے صغیرہ کی کمی ہو وہاں انکا استعمال زمین میں یا پودے پر سپرے کی صورت میں کیا جائے۔

آم کے پھل کی ایک ٹن پیداوار لینے کے لیے پودے زمین سے تقریباً 6.4 کلوگرام نائٹروجن، 1.6 کلوگرام فاسفورس اور 7 کلوگرام پوٹاش حاصل کرتے ہیں۔عمومی طور پر باغات میں پوٹاش کا استعمال بہت کم ہے۔جبکہ غذائی ضروریات کے اعتبار سے پودوں کو پوٹاش کی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔پوٹاش کی کھاد مناسب مقدار میں ڈالنے سے پھل وزنی اور خوش نما ہو جاتا ہے۔اور اس میں مٹھاس بھی بڑھ جاتی ہے۔اگرچہ ہماری زمینوں میں پوٹاش کی مقدار نسبتاً بہتر ہے مگر اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے دوسری کھادوں کے ساتھ پوٹاش کا استعمال بہت ضروری ہے۔عمومی سفارشات کی روشنی میں کھادیں مندرجہ ذیل جدول کے مطابق استعمال کریں۔

عناصر کبیرہ کی مقدار فی پودا کلوگراموں میں

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد	یوریا	ٹی۔ایس۔پی/ڈی۔اے۔پی	پوٹاشیم سلفیٹ 50%	جپسم (کلوگرام)
6 تا 7 سال	30	1.5	1.0	0.5	10 کلوگرام
8 تا 9 سال	40	2.0	1.25	1.0	=
10 تا 12 سال	60	2.5	1.50	1.50	=
13 تا 15 سال	80	3.0	2.0	2.0	=
15 سال سے زائد	100	3.0	2.0	2.0	=

عناصر صغیرہ کی مقدار کا شیڈول

عناصر صغیرہ	زمین میں ڈالنے کے لئے	سپرے کیلئے گرام فی 100 لیٹر پانی میں
کاپر سلفیٹ (24%)	50 گرام کاپر یا 200 گرام کاپر سلفیٹ	200
مینگانیز سلفیٹ (30.5%)	100 گرام مینگانیز یا 312 گرام مینگانیز سلفیٹ	200
فیرس سلفیٹ (19%)	100 گرام آئرن یا 526 گرام فیرس سلفیٹ	200
بوریکس (10.5%)	30 گرام بوران یا 272 گرام بوریکس	60
زنک سلفیٹ (33%)	100 گرام زنک یا 435 گرام زنک سلفیٹ	240

کھاد دینے کے اوقات:

☆ دسمبر، جنوری کے آغاز میں فاسفورس و پوٹاش اور گوبر کی کھاد ڈالیں۔

☆ اگیتی اور درمیانی اقسام کے لیے تین اقساط میں اور پچھیتی کے لیے دو اقساط میں یوریا ڈالیں۔

☆ 1/3 حصہ نائٹروجن فروری میں ڈالیں (پھول آنے پر)

☆ 1/3 حصہ نائٹروجن اپریل میں ڈالیں جب پھل بن جائے۔

☆ 1/3 حصہ نائٹروجن بعد از برداشت ڈالیں۔

☆ 15اگست کے بعد پکنے والی اقسام میں بعداز برداشت نائٹروجنی کھاد نہ ڈالیں اور نائٹروجن کی مکمل مقدار پہلی دوقسطوں میں ہی ڈال دیں۔

☆ عناصرصغیرہ کی تجویز کردہ مقدار کو گوبر کی کھاد کے ساتھ ملا کر زمین میں بھی دبایا جاسکتا ہے۔تاہم پودے میں اس کی کمی فوری طور پر پوری کرنے کے لیے اُن کا پتوں پر سپرے بھی کیا جاسکتا ہے۔سپرے کرتے وقت مندجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں ورنہ سپرے سے پودوں کو زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکے گا۔

☆ عناصرصغیرہ کا استعمال زمین اور پتوں کے تجزیہ کے بعد کمی کی صورت میں ہی کرنا چاہیے۔کمی کی صورت میں بھی پہلے دوسال لگاتار استعمال کرنے کے بعد ہر بار ان کا استعمال ایک سال چھوڑ کر کرنا چاہیے۔خاص طور پر بوران کے استعمال میں بے حد احتیاط ضروری ہے۔

1۔ پودے پر سپرے اُس وقت کریں جب پوداActive ہو۔

2۔ سپرے ٹھنڈے اوقات میں صبح سویرے یا شام کو تاخیر سے کریں تاکہ خوراکی اجزاء پودے کے اندر زیادہ سے زیادہ جذب ہوسکیں۔

3۔ تمام عناصرصغیرہ کو ملا کر سپرے کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے محلول میں مقدار زیادہ ہوجاتی ہے۔جو پودے کے لیے نقصان دہ ہوسکتی ہے۔عناصرصغیرہ کو علیحدہ علیحدہ سپرے کرنا بہتر رہتا ہے۔

آبپاشی

آم کے پودوں کے لیے پانی کی ضرورت کا انحصار ان کی عمر،قسم نشوونما،زمین کی خاصیت اور موسمی حالات پر منحصر ہے۔اچھی پیداوار کے لیے آم کے باغات میں پھول بننے کے عمل سے لے کر پھل کی برداشت تک مناسب آبپاشی کو یقینی بنائیں۔پھل دار پودوں کو اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں پانی نہ دینا زیادہ مفید ہے۔اس سے درخت کی نباتاتی نشوونما مناسب وقت پر ہوتی ہے اور بُور بھی زیادہ آتا ہے۔البتہ پھل بننے کے بعد آبپاشی میں کمی نقصان کا باعث بنتی ہے۔کیونکہ اس سے پھل کا کیراز زیادہ اور پھل کی جسامت بھی چھوٹی رہتی ہے۔آم کے لیے آبپاشی کی سفارشات درج ذیل ہیں۔

وقت	مہینہ	وقفہ آبپاشی
پھول نکلتے وقت	فروری۔مارچ	بہت کم آبپاشی مہینہ میں ایک بار
پھول بننے سے بارشوں کے اوائل تک	اپریل۔آخر جون	مہینہ میں کم از کم تین بار
موسم برسات	جولائی۔اگست	مہینہ میں ایک یا دو بار
موسم خزاں	ستمبر۔اکتوبر	آبپاشی نہ کریں۔
موسم سرما	نومبر۔جنوری	سردی سے بچاؤ کے لیے آبپاشی کریں
کہر کے ایام		کہر کے دنوں میں ہلکی آبپاشی کریں

باغات میں فصلوں کی کاشت

باغ لگانے کے چند سال بعد تک پودے چھوٹے اوران کی جڑوں کا نظام بھی محدود ہوتا ہے۔ پودوں اور قطاروں کے درمیان کافی جگہ خالی ہوتی ہے جہاں پر جڑی بوٹیاں اُگ آتی ہیں جو مختلف کیڑوں اور بیماریوں کی آماجگاہ بنتی ہیں۔اس خالی جگہ کو فصلوں کی کاشت کے لیے استعمال کر کے اضافی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے باغ میں کاشت کے لیے فصل کا انتخاب ایک حساس کام ہے لہذا فصل کا انتخاب مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھ کر کریں۔

- ۔ کوئی ایسی فصل جو باغ کو نقصان پہنچائے ہرگز کاشت نہ کریں۔
- ۔ فصل کاشت کرتے وقت پودوں کے گرد اتنی جگہ خالی چھوڑ دیں کہ پودوں کو کھاد دینے، گوڈی اور سپرے کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔
- ۔ ایسی فصلیں کاشت نہ کریں جن کو بہت زیادہ یا انتہائی کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ۔ فصلوں کو کاشت کرتے وقت پھل دار فصلوں کو ترجیح دیں۔ بیلدار سبزیاں ہرگز کاشت نہ کریں۔
- ۔ لمبے عرصے تک کھیت میں رہنے والی فصلیں کاشت نہ کریں۔
- ۔ لمبے قد والی فصلیں مثلاً جوار، کماد اور مکئی وغیرہ کی کاشت سے گریز کریں۔
- ۔ عموماً زرخیز زمین میں 6 سے 8 سال تک دوسری فصلیں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ تاہم اس عرصے کے بعد پودے بڑے ہوجاتے ہیں اور باغ میں کاشت ہونے والی فصلوں کی پیداوار کم ہونے کے ساتھ ساتھ آم کی پیداوار بھی متاثر ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ لہذا 8 سال کے بعد باغ میں کوئی بھی فصل کاشت نہ کریں۔

شاخ تراشی/ کانٹ چھانٹ

شاخ تراشی کے عمل کو ہمارے کاشتکار بالکل ہی نظرانداز کر دیتے ہیں حالانکہ شاخ تراشی پودوں کی صحت اور پیداوار بڑھانے کے لیے ایک اہم عمل ہے۔شاخ تراشی ہر سال پھل توڑنے کے بعد کرنی چاہیے۔ بیماری سے متاثرہ، کیڑوں سے حملہ شدہ، سوکھی اور کمزور شاخیں کاٹ دیں۔ بٹور والی شاخوں کو کاٹ کر جلا دیں یا زمین میں دبا دیں۔ زمین پر لگنے والی شاخوں کو بھی کاٹیں کیونکہ یہ شاخیں نہ صرف آم کی گدھیڑی کو درخت پر چڑھنے میں مدد دیتی ہیں بلکہ گوڈی و ہل چلانے میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں۔ نیز بیمار، سوکھی، بٹور والی اور کیڑوں سے متاثرہ شاخیں موافق موسم (برسات) میں بیماری کے جراثیم پھیلاتی ہیں۔اور باغات میں بیماریوں کے پھیلاؤ کا باعث بنتی ہیں لہذا سال میں ایک دفعہ شاخ تراشی کریں اور اس کے بعد پودے پر پھپھوندی کش زہر کا سپرے ضرور کریں۔

نقصان دہ کیڑے اور ان کا انسداد

نام کیڑا	شناخت	نوعیت نقصان/پہچان اور حملہ کا وقت	طریقہ انسداد
آم کا تیلہ	تیلہ کی دو اقسام ہوتی ہیں ایک بڑی اور دوسری چھوٹی۔ بڑی قسم مخروطی شکل اور مٹیالے رنگ کی ہوتی ہیں جبکہ چھوٹی کے بچے رنگ میں زردی مائل اور زیادہ چست ہوتے ہیں۔	بالغ اور بچے دونوں آم کے پتوں ٹہنیوں اور بُور سے رس چوستے ہیں کیڑا لیس دار مادہ خارج کرتا ہے۔جس پر بعد میں سیاہ رنگ کی پھپھوندی پیدا ہو جاتی ہے اور پتوں کا خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔	سپرا سائیڈ 150 سے 200 ملی لٹر یا طالسٹار 50 ملی لٹر یا اکٹارہ 12-10WG گرام یا کونفیڈور 80 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔
آم کی گدھیڑی	بالغ مادہ بے پر اور چپٹی شکل کی ہوتی ہے جسم پر سفید سفوف ہوتا ہے نر بالغ پر دار چاکلیٹی رنگ کا اور گھریلو مکھی سے چھوٹا ہوتا ہے۔	یہ کیڑے پتوں اور نرم شاخوں سے رس چوستے رہتے ہیں اور پودوں کو کمزور بنا دیتے ہیں۔	اوپر درج زہروں میں سے کسی ایک زہر کا استعمال کریں اور 15 دسمبر سے قبل درختوں کے تنوں پر زمین سے 3-4 فٹ کی اونچائی پر چپکنے یا پھسلنے والے رکاوٹی بند لگائیں۔
آم کے خولدار کیڑے یا اسکیلز تھرپس	مادہ سکیل گول ہوتی ہے جسم مومی اور چھلکا سے ڈھکا ہوتا ہے جبکہ نر سکیل مادہ کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔	بچے پتوں پر بیٹھ کر رس چوستے ہیں اور وہیں پر اپنے گرد ایک مومی خول بنا کر بالغ ہونے تک یہاں بیٹھ کر رس چوستے رہتے ہیں۔	حملہ ہونے کی صورت میں آم کا تیلا کے طریقہ انسداد میں دی گئی زہروں میں سے کسی ایک سرایت پذیر زہر کا سپرے سفارش کردہ مقدار میں کریں۔
پھل کی مکھی	عام طور پر دو قسم کی مکھیاں حملہ آور ہوتی ہیں دونوں قسم کی مکھیوں کا رنگ سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ایک قسم کی مکھی کی گردن پر لمبے رخ زرد رنگ کی دو لکیریں ہوتی ہیں جبکہ دوسری قسم پر یہ لکیریں نہیں پائی جاتیں۔	مادہ مکھی سوئی نما آلہ چبھو کر چاول کے دانوں جیسے باریک انڈے پھل کے اندر دیتی ہیں ۔پھر یہ انڈے سنڈیوں میں تبدیل ہو کر اندر ہی اندر گودا کھا کر نشوونما پاتی ہیں جس سے پھل گل سڑ جاتا ہے۔اگر پھل کاٹ کر دیکھا جائے تو بہت سی رنگ کی سنڈیاں نظر آتی ہیں۔	جی ایف-120 این ایف زہر پر دی گئی ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔ نباتاتی طریقہ: فیرومون ٹریپ 6 عدد فی ایکڑ کے حساب سے باغات میں لٹکائیں اور ماہرین کے مشورہ سے پروٹین ہائیڈرولائسیٹ اور کسی زہر کو ملا کر پیسٹ بنائیں اس سے مادہ مکھیاں تلف ہو جاتی ہیں۔

آم کی بیماریاں اوران کا انسداد

بیماری	پہچان / حملہ کی نوعیت	وقت استعمال	طریقہ انسداد
آم کی سفید پھپھوندی (Powdery Mildew)	پتوں ،شگوفوں اور بوُر پر سفید خاکستری رنگ کے دھبے ۔یہ دھبے بکھرے ہوئے اور بے ڈھنگے ہوتے ہیں ۔شدید حملے کی صورت میں ساری سطح پاؤڈر سے بھر جاتی ہے۔	پھول نکلنے سے پہلے اور بعد میں بیماری کی علامات ظاہر ہوتے ہی سپرے کریں ۔یہ علامات عام طور پر فروری مارچ میں پتوں اور پھولوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔	نسٹار یا ٹوپاس یا کیمولس یا سیسٹھین میں سے کوئی ایک زہر سپرے کریں یا بورڈو مکسچر کا استعمال ہدایات کے مطابق کریں۔
بلاسم بلائیٹ (Blossom Blight)	شگوفوں اور بوُر پر جھلساؤ	ایضاً	ایضاً
آم کا سوکا (Anthracnose)	شروع میں متاثرہ درختوں کے پتے کنارے سے خشک ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ بیماری چھوٹی شاخوں تک پھیل جاتی ہےاور درخت اوپر سے نیچے کی طرف سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔	سال میں دو یا تین مرتبہ سپرے کریں۔ 1۔فروری کے پہلے ہفتے 2۔ستمبر میں شدید حملہ کی صورت میں 2 ہفتہ کے وقفے سے لگاتار دو سپرے کریں۔	ڈائی تھین ایم 45 یا کاپر آکسی کلورائیڈ یا انٹراکال یا کاپر ہائیڈرو آکسائیڈ 250 سے 300 گرام فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔
آم کا جلد مرجھاؤ (Sudden Death or Quick Decline)	یہ بیماری خشک سالی اور درجہ حرارت کے بڑھنے سے بڑھتی ہے۔پتے اچانک مرجھا جاتے ہیں اور پودا فوراً سوکھ جاتا ہے چھال سے سیاہ بھورے رنگ کا پانی بہتا ہے۔یہ پودے کی خوراکی نالیوں کو متاثر کرتی ہے۔	حملہ ظاہر ہوتے ہی سپرے کریں۔	گوڈی کے دوران اور کیڑوں سے پودوں کو زخمی ہونے سے بچائیں۔حملہ کی صورت میں ٹاپسن ایم 2 گرام یا ڈیروسال 2 سی سی یا اسکور $\frac{1}{2}$ سی سی فی لیٹر پانی میں ملا کر پورے پودے خصوصاً متاثرہ تنے پر سپرے کریں۔

بیماری	پہچان / حملہ کی نوعیت	وقت استعمال	طریقہ انسداد
آم کا بٹور (Mango Malformation)	اس بیماری کی وجہ سے آم کے پھول گچھوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور پھل نہیں بنتا۔اس کے علاوہ نباتاتی بٹور عموماً چھوٹے پودوں پر نمودار ہوتا ہے۔	بٹور ظاہر ہونے پر	اس بیماری سے بچنے کے لیے درج ذیل حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہیے۔ 1۔ان باغوں میں جہاں بیماری کا حملہ زیادہ ہو تو بیمار چھوٹے درختوں کو زمین سے 3-4 فٹ اوپر کاٹ دیں ۔جبکہ بڑے درختوں کی بڑی ٹہنیاں کاٹ دیں۔ 2۔ بٹور سے متاثرہ پودوں کی شاخوں کو 12 سے 18 انچ صحت مند شاخوں سمیت کاٹ کر جلا دیں یا زمین میں گہرا دبا دیں 3۔نرسری اگانے کے لیے تندرست پودوں کی گھٹلیاں استعمال کریں اور اس کے بعد پیوند کاری کے لیے بھی تندرست درختوں سے شاخیں حاصل کریں

پھل کی برداشت

پھل کو مناسب طریقہ اور وقت پر برداشت کر کے اگر اچھے انداز میں پیش کیا جائے تو زیادہ منافع حاصل کیا جا سکتا ہے۔پھل کو بغیر نقصان کے توڑنا ایک محنت طلب کام ہے اس لیے پھل توڑنے والے حضرات کا تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔پھل نہ تو کچا توڑنا ٹھیک ہے اور نہ ہی پکے ہوئے پھل کو زیادہ دیر تک درخت پر رہنے دینا چاہیے۔اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ڈنڈی کو پھل کی سطح کے قریب سے قینچی سے کاٹا جائے اور اگر پھل اونچائی پر ہو تو سیڑھی کا استعمال کیا جائے۔پھل توڑنے کے بعد اس کو کپڑے کی تھیلیوں میں ڈال کر نیچے لایا جائے اور حسب ضرورت پیٹیوں میں پیک کیا جائے۔

پیداوار

ہمارے ہاں آم کی فی ایکڑ پیداوار تقریباً 109 من ہے۔اگر باغ کی مناسب دیکھ بھال مختلف کاشتی عوامل (مثلاً آبپاشی، گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی وغیرہ) پر بروقت عمل، مناسب تحفظ نباتات اور پودوں کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جائے تو فی ایکڑ پیداوار میں $2\frac{1}{2}$ سے 3 گنا تک اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ درختوں کی بے قاعدہ ثمر آوری کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔